Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۲۹۶

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	۲۴ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۵ نبوت ۱۳۵۸ہش ۔ ۱۵ نومبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۶۰

مسجد احمدیہ زیورک میں نائب وزیر اعظم ملائیشیا جناب مہاتیر بن محمد کی آمد

معزز مہمان نے مسجد میں نوافل ادا کئے اور مشنری انچارج سے گھل مل کر باتیں کیں

ملائیشیا کے ٹی وی اور پریس نے تقریب کی رپورٹ تیار کی اور فلم بنائی

زیورک (سوئٹزرلینڈ)۔ ملائیشیا کے نائب وزیر اعظم جناب مہاتیر بن محمد ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو آٹھ بجے شب مسجد محمود زیورک میں تشریف لائے۔ ان کے ہمراہ جناب قمر الدین محمد عارف صاحب سفیر برائے مغربی جرمنی و سوئٹزرلینڈ مقیم بون (مغربی جرمنی) اور بعض دیگر ملائیشی افسران بھی تھے۔ احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ کے مشنری انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب نے معزز مہمان کا خیر مقدم کیا۔ جناب نائب وزیر اعظم نے مسجد میں تشریف لاتے ہی دو رکعت نفل نماز ادا کی اور اس کے بعد قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک مشن کے لیکچر روم میں تشریف فرما رہے اور گھل مل کر باتیں کرتے رہے۔ انہوں نے سوئٹزرلینڈ میں مسلمانوں کے بارہ میں اور جماعت احمدیہ سے متعلق بعض استفسارات کئے۔ اس موقعہ پر مشنری انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب نے معزز مہمانوں کی خدمت میں انگریزی میں اسلامی لٹریچر پیش کیا جو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔

زیورک مشن سے آمدہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس موقعہ پر ملائیشیا کے پریس اور ٹی وی کے نمائندے بھی موجود تھے جو جناب نائب وزیر اعظم کے دورہ کی خبریں اور ٹی وی فلمیں ساتھ کے ساتھ اپنے ملک ملائیشیا بھجوا رہے ہیں۔ اس موقعہ پر ملائیشیا کے ٹی وی کے لئے ایک فلم بھی تیار کی گئی۔

واضح رہے کہ ملائیشیا کے نائب وزیر اعظم عزت مآب مہاتیر بن محمد گزشتہ ماہ اسّی افراد کے ایک وفد کے ہمراہ یورپ کے سرکاری دورہ پر آئے ہوئے تھے۔ اُن کے زیورک کے قیام کے دوران سوس پریس نے اُن کے اس دورہ کو بہت اہمیت دی۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو وفد کے بعض ارکان نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے مسجد احمدیہ زیورک تشریف لائے۔ اسی شام مسجد کی طرف سے معزز نائب وزیر اعظم سے رابطہ قائم کیا گیا اور اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے ایک وفد ان سے ملاقات کا متمنی ہے۔ اس کے جواب میں جناب وزیر اعظم نے ازراہِ عنایت بنفس نفیس مسجد میں آنے کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ احمدیہ مسلم مشن نے خوشی سے ان کا استقبال کیا۔

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں بخیر و عافیت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

میری بیوی عرصہ پندرہ بیس یوم سے بے ہوشی کی حالت میں شدید بیمار ہے۔ گردن اور مثانہ میں کینسر ہے اور نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہے۔ بظاہر حالت مایوس کن نظر آتی ہے مگر خدا تعالیٰ قادرِ مطلق ہے۔ احباب کرام سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میری اہلیہ کی صحتیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

سید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فورٹ عباس? — سید احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈھنڈی
ضلع رحیم یار خان

میری بیٹی عزیزہ حمیدہ قدسیہ پیٹ میں درد کی وجہ سے زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے ہسپتال میں داخل ہے۔ اگر ڈاکٹروں نے ضروری سمجھا تو شاید اپریشن کرنا پڑے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور اگر اپریشن ضروری ہو تو اس میں بھی کامیابی دے۔ آمین

ظہور حسین
سابق مبلغ بخارا

جلسہ سالانہ کے موقع پر نکاحوں کے سلسلہ میں ضروری اعلان

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال بعض مصروفیات کے باعث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نکاحوں کا اعلان خود نہیں فرما سکیں گے۔ بلکہ حضور کے مقرر کردہ نمائندہ مورخہ ۲۹ دسمبر بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نکاحوں کا اعلان کریں گے۔ اس سلسلے میں دوست نظارت اصلاح و ارشاد سے رابطہ قائم کریں۔

پرائیویٹ سیکرٹری
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ر ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۱۵ر نبوت ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق اللہ تعالیٰ کا ایک خاص حکم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انفاق فی سبیل اللہ پر بہت زور دیا ہے اور مومنوں کو بار بار حکم دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کریں۔ جب ہم ان احکام پر غور کرتے ہیں تو ان میں سے بعض احکام کا تعلق عام حالات سے ہے اور بعض کا تعلق خاص حالات سے۔

عام حالات سے تعلق رکھنے والے احکام میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنے کمائے ہوئے مال کا ایک حصہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ضرور نکالا کریں اور پھر وہ حصہ ہو بھی اچھا اور ان کا مرغوب و دل پسند۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے مال کا ردّی اور ناکارہ حصہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے علیحدہ کر دیں۔ چنانچہ عام حالات میں اللہ تعالیٰ مومنوں کو بہر صورت خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کا ایک حصہ خرچ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

(۱) وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (المنٰفقون آیت ۱۱)

ترجمہ:- اور (اے مومنو!) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے موت کے آنے سے پہلے خرچ کرو تا ایسا نہ ہو کہ (جب موت آئے تو خرچ نہ کرنے والے کو) کہنا پڑے کہ اے میرے رب! تُو نے مجھے کیوں تھوڑی سی مہلت نہیں دی تاکہ میں (اس مہلت کے دوران) کچھ صدقہ کر لیتا اور نیک بن جاتا۔

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۵۵)

ترجمہ:- اے ایماندارو! جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اُس میں سے اُس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ کسی قسم کی (خرید و) فروخت نہ دوستی اور نہ شفاعت (کارگر) ہوگی (خدا کی راہ میں جو کچھ ہو سکے) خرچ کرو اور (اس حکم کا) انکار کرنے والے (اپنے آپ پر) ظلم کرنے والے ہیں۔

(۳) اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ (الحدید آیت ۸)

ترجمہ:- اُس (مال) میں سے خرچ کرو جس میں اُس نے تمہیں پہلوں کا جانشین بنا کر متصرف بنایا ہے۔ پس جو لوگ تم میں سے ایماندار ہوئے اور انہوں نے (راہِ خدا میں) خرچ کیا ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

یہ جملہ آیات انفاق فی سبیل اللہ کے عمومی حکم پر مشتمل ہیں۔ عام حالات میں مومنوں کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے کمائے ہوئے حلال اور طیّب مال میں سے کچھ نہ کچھ ضرور خرچ کریں۔ البتہ ایک اور آیت میں اس کی شرط لگائی ہے کہ جو بھی وہ خدا کی راہ میں خرچ کریں وہ مال کا اچھا اور کارآمد حصہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۶۸)

ترجمہ:- اے ایمان والو! خرچ کرو پاکیزہ چیزوں میں سے جو تم نے کمائی ہیں اور اُن میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالی ہیں اور مت ارادہ کرو (خدا کی راہ میں) ردّی چیز دینے کا کہ اسے تم (خدا کی راہ میں) خرچ کرنے کے لئے تو تیار ہو اور خود اس کو لینے پر تیار نہیں ہو ہاں مگر اس میں چشم پوشی کر جاؤ (تو اور بات ہے) اور جان لو کہ اللہ بے نیاز ہے۔ خوبیوں والا ہے۔

ان عام حالات کے احکام کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے خاص حالات کے لئے انفاق فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں ایک جُداگانہ نوعیت کا حکم دیا ہے جس کا تعلق اس حقیقت سے ہے کہ بعض مخصوص حالات کے تقاضوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ انسان سے کمائے ہوئے اموال میں سے صرف ایک حصہ ہی خرچ کرنے کے لئے نہیں کہتا بلکہ اس کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ مومن اپنے سارے ہی مال کو اُس کی راہ میں وقف سمجھیں اور ضرورت پڑنے پر وہ سارے ہی مال کو خدا کی راہ میں پیش کرتے ہیں پس و پیش نہ کریں۔ وہ مخصوص حالات ہر مامور من اللہ کے اُس ابتدائی دور میں رونما ہوتے ہیں جبکہ غلبۂ حق کی جدوجہد بڑے زور شور سے جاری ہوتی ہے اور اُس وقت تک جاری رہتی ہے جب تک کہ حق پورے طور پر غالب نہ آجائے۔ اس جدوجہد کے دوران یقیناً ایسے مرحلے بھی آ سکتے ہیں جب مومنوں کو اپنے سارے ہی اموال خدا تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے خدا کی راہ میں پیش کرنا پڑیں۔ وقت آنے اور ضرورت پڑنے پر وہ ایسا اسی صورت میں کر سکتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اموال کو اپنے اموال نہ سمجھیں بلکہ انہیں تمام تر خدا کی راہ میں وقف تصوّر کریں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس ابتدائی دور میں جبکہ کفارِ مکّہ اسلام کو نیست و نابود کرنے پر تُلے ہوئے تھے اسے پھیلانے اور پورے عرب میں غالب کرنے کے لئے مومنوں کی طرف سے انفاق فی سبیل اللہ کے ایسے ہی نمونہ کی ضرورت تھی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر اس نمونہ کی ضرورت اور اہمیّت کو ان الفاظ میں آشکار فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّةَ ۭ...... فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ آیت ۱۱۱)

ترجمہ:- اللہ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو اس وعدہ پر خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی ..... پس اے مومنو! اپنے اس سودے پر خوش ہو جاؤ جو تم نے کیا ہے اور یہی وہ بڑی کامیابی ہے جس کا مومنوں کو وعدہ دیا گیا ہے۔

اس آیت میں مال کے صرف ایک حصہ کا نہیں بلکہ سارے ہی اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے ہر دم تیار رہنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے فی الحقیقت ایسا ہی کر دکھایا۔ چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آخری زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی غرض سے مبعوث کیا گیا ہے اس لئے آپؑ نے بھی اپنے متبعین کو یہی تلقین فرمائی کہ وہ اس دور کے مخصوص تقاضوں کے پیش نظر اپنے سارے ہی اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف سمجھیں۔ اپنے اموال کا صرف ایک حصہ خرچ کرنے سے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلایا اور غالب نہیں کیا جا سکتا یہ تو حسب ضرورت سارے ہی اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے غالب آئے گا۔ چنانچہ اس حقیقت کو ذہن نشین کراتے ہوئے آپؑ نے فرمایا:۔

”بھائیو! تم دیکھتے ہو کہ اسلام کے باغ پر کس قدر ہر طرف سے تیشے رکھے گئے ہیں اور اسلام کی نسبت کیا ارادہ کیا گیا ہے اور ہمارے پیارے نبی ہمارے محبوب رسول افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کچھ افتراء کئے جاتے ہیں اور کس قدر ذریعے خلق اللہ کے بہکانے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔

بھائیو! آج وہ دن ہے کہ فقراء کی دعا اور علماء کی علمیّت اور اغنیاء کی دولت اسلام کی عزت کے جلال اور شوکت کو ظاہر کرنے کے لئے اس زور شور سے خرچ ہو کہ جیسے ایک سفلہ، دنیا پرست، کور باطن اپنے کسی عزیز فرزند کی شادی کے لئے دل کھول کر اپنا مالِ عزیز خرچ کرتا ہے یا ایک جاہل اور امیر اپنی شان و شوکت کی عمارت بنانے کیلئے ایک خزانہ کھول دیتا ہے۔ سو اٹھو اور کچھ خدمت کرو کہ دنیا بہر چند اور آخر کار با خداوند!“ (اشتہار ۱۰ر اگست ۱۸۹۲ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص ۳۲۶)

ہم احمدیوں کے لئے موجودہ زمانہ جس میں غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم زور شور سے جاری ہے ایک ایسا ہی زمانہ ہے جو اس امر کا مقتضی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں اور اپنے تمام اموال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف رکھیں اور اپنی ذاتی ضرورتوں پر دین کی ضرورتوں کو مقدم ٹھہرائیں حتّٰی کہ اگر مطالبہ ہو تو ہمیں اپنا سب کچھ غلبۂ اسلام کی خاطر خدا کی راہ میں قربان کرنا ذرا بھی دوبھر معلوم نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علم الاعداد

مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲۷ دار الرحمت شرقی ربوہ

(۶)

علم الاعداد سے متعلق ایک اور پیشگوئی قرآن کریم کی آیت مبارکہ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ والی ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود مہدی معہود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام ہی میں درج فرمائی ہے وھو ھذا

"زمانے تین ہیں ایک اول جو صحابہؓ کا زمانہ ہے۔ اور ایک اوسط جو مسیح موعودؑ اور صحابہؓ کے درمیان ہے اور ایک آخری زمانہ جو مسیح موعود کا زمانہ اور مصداق آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کا ہے۔ یہ وہی زمانہ ہے جس میں ہم ہیں جیسا کہ مولوی صدیق حسن مرحوم قنوجی ثم بھوپالوی ...... اپنی کتاب حجج الکرامہ ص ۵۵ میں لکھتے ہیں کہ آخریت این امت از بدایت الف ثانی شروع گردیدہ آثار تقوے از اول گم شدہ بودند واکنوں سطوت ظاہری اسلام ہم مفقود شدہ (ختم کلامہ) اور یہ تو ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دو ہی زمانے نیک قرار دیئے ہیں۔ ایک صحابہؓ کا زمانہ جس کا امتداد اس حد تک مقصود ہے جس میں سب سے آخر کوئی صحابی فوت ہوا ہو اور امتداد اس زمانہ کا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے وقت تک ثابت ہوتا ہے۔ اور دوسرا زمانہ وسط کا ہے جس کو بلحاظ بدعات کثیرہ ام الخبائث کہنا چاہیئے اور جس کا نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فیج اعوج رکھا ہے اور اس زمانہ کا آخری حصہ جو مسیح موعود کے زمانۂ اقبال سے ملحق ہے۔ اس کا حال حدیث نبویہ کی رو سے نہایت ہی بدتر معلوم ہوتا ہے..... غرض وہ زمانہ جو اول زمانہ مسیح موعود کے بیچ میں ہے نہایت فاسد زمانہ ہے چنانچہ اس زمانہ کے لوگوں کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خَیْرُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَوَّلُھَا وَاٰخِرُھَا اَوَّلُھَا فِیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰخِرُھَا فِیْھِمْ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَبَیْنَ ذٰلِکَ فَیْجٌ اَعْوَجُ لَیْسُوْا مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْھُمْ۔ یعنی امت دو ہی بہتر ہیں ایک اول اور ایک آخر۔ اور درمیانی گروہ ایک لشکر کج ہے جو دیکھنے میں ایک فوج اور روحانیت کی رو سے مردہ ہے۔ نہ وہ مجھ سے اور نہ میں ان میں سے ہوں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسیؓ کے کاندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من فارس او رجال من فارس ..... دوسری حدیث میں اس شخص کو مہدی کے لفظ سے موسوم کیا گیا ہے اور اس کا ظہور آخری زمانہ میں بلاد مشرقیہ سے قرار دیا گیا ہے.... اس جگہ ایک نکتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کہ اللہ جل شانہ نے ظاہر الفاظ آیت میں واٰخرین منھم کا لفظ استعمال کر کے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہ لوگ جو کمالات میں صحابہؓ کے رنگ میں ظاہر ہوں گے وہ آخری زمانہ میں آئیں گے ایسا ہی اس آیت میں واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے تمام حروف کے اعداد سے جو ۱۲۷۵ ہیں اس بات کی طرف اشارہ کر دیا جو آخرین کا مصداق جو فارسی الاصل ہے اپنے نشاء ظاہر کا بلوغ اس سن میں پورا کر کے صحابہؓ سے مناسبت پیدا کرے گا۔ سو یہی سن ۱۲۷۵ ہجری جو آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے حروف کے اعداد سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس عاجز کی بلوغ اور پیدائش ثانی اور تولدِ روحانی کی تاریخ ہے جو آج کے دن تک ۴۴ برس ہوتے ہیں۔"

(آئینۂ کمالات اسلام ص ۲۱۵ تا ص ۲۲۲)

آیت محولہ بالا واٰخرین منھم الخ کے حروف کے اعداد نکالئے جو پورے ۱۲۷۵ ہوتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

۶ ۱ ۱ ۶۰۰ ۲۰۰ ۱۰ ۵۰   ۴۰ ۵۰ ۵ ۴۰
و ا ا خ ر ی ن - م ن ھ م

۳۰ ۴۰ ۱ ۱۰ ۳۰ ۸ ۱۰۰ ۶
ل م ا ی ل ح ق و

۲ ۵ ۴۰
ب ھ م } = ۱۲۷۵

علم الاعداد سے متعلق جس قدر حوالہ جات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے مجھے مل سکے ہیں۔ وہ میں نے پیش کر دیئے ہیں۔ ایک عجیب وغریب حوالہ علم الاعداد سے متعلق اور بھی ہے۔ جو محض اعداد (ہندسوں) پر مشتمل ہے۔ جس کے متعلق تذکرہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مرحوم و مغفور نے یہ نوٹ دیا ہے کہ

"یہ اعداد اور ان کے اندر کی چابی سب الہام کا حصہ ہیں جس کی حقیقت خدا تعالےٰ ہی جانتا ہے مگر انشاء اللہ العزیز اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہوگا"

وہ حوالہ یہ ہے:۔

"۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء

۲۸ - ۲۷ - ۱۴ - ۲ - ۲۷ - ۲
۲۶ - ۲ - ۲۸ - ۱ - ۳ - ۲
۱۵ - ۱۱ - ۱ - ۲ - ۲۷ - ۱۴
۱۰ - ۱ - ۲۸ - ۲۷ - ۷ - ۴
۱۶ - ۱۱ - ۳۴ - ۱۴ - ۱۱ - ۷
۱ - ۵ - ۳۴ - ۲۳ - ۳۴
۱۱ - ۱۴ - ۷ - ۲۳ - ۱۴ - ۱۹
۱ - ۱۴ - ۵ - ۲۸ - ۷ - ۳۴
۱ - ۷ - ۳۴ - ۱۱ - ۱۶ - ۱
۱۴ - ۷ - ۲ - ۱ - ۷ - ۵ - ۱
۱۴ - ۲ - ۲۸ - ۱
۔

والسلام علیٰ من فھم اسرارنا واتبع الھدیٰ
الناصح المشفق۔ خاکسار
غلام احمد قادیانی ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء

(اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء ملحق بہ آسمانی فیصلہ ص ۴۲)

اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان اسرار کو سمجھنے کی طاقت بخشے جو ہمارے لئے نفع رساں ہوں۔ حضور کا تو ارشاد یہ ہے کہ ع

کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

اور حقیقت یہی ہے کہ انسان ضعیف البنیان محدود عقل و شعور کا مالک اور اس وراء الوراء ہستی فعال لما یرید خالق و مالک کائنات کے اسرار و رموز کو سمجھنے سے قاصر ہے الا ما شاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

"امام رازی کا یہ قول نہایت پیارا معلوم ہوتا ہے مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکْتَالَ مَمْلَکَۃَ الْبَارِیْ بِمِکْیَالِ الْعَقْلِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِیْدًا یعنی جو شخص خدا تعالےٰ کے ملک کو اپنی عقل کے پیمانہ سے ناپنا چاہے تو وہ راستی اور صداقت اور سلامت روی سے دور جا پڑا"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۱۹۱)

بعثت کی غرض

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ تا یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچا دے کہ تمام مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالےٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دارالنجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔"

(الحکم جلد ۵ ص ۲ ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کی صدی کا استقبال

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل ربوہ

وقت کی گاڑی کبھی نہیں رکتی۔ وہ رواں دواں ہی رہتی ہے۔ جو افراد یا اقوام اس کی گردش کے ساتھ اپنی رفتار قائم نہیں رکھتے۔ وقت انہیں پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ گردش دوراں رک کر کسی کا انتظار نہیں کرتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے

اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ
الَّذِیْ لَا یُضَاعُ وَقْتُہٗ

تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اس پر ناطق ہے۔ زندگی کے آخری لمحات تک آپ نے غلبۂ اسلام کی مہم کو جاری رکھا۔

اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو غلبۂ اسلام بر ادیان باطلہ کے لئے مبعوث فرمایا تو آپ نے ۲۸ سال کے عرصہ میں ۸۰ کے قریب کتب تصنیف فرمائیں۔ یہ کتب بڑی تقطیع کے قریباً ۱۱ ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ جن میں سے ساڑھے آٹھ ہزار اردو زبان میں اور اڑھائی ہزار عربی پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً جو ارشادات آپ نے مختلف مجالس میں فرمائے وہ دس جلدوں میں محفوظ کئے گئے۔ جو چار ہزار پانچ سو پندرہ صفحات پر مشتمل ہیں۔ ۲۵۰ اشتہارات آپ نے شائع فرمائے جو تین جلدوں میں ۱۵۲۵ صفحات پر مشتمل ہیں۔ ہر قسم کے دشوار اور ناموافق حالات میں بھی آپ نے اس فرض کو ادا کیا جو خدا نے آپ کے ذمہ لگایا تھا۔ دھمکیوں۔ مقدموں۔ شورشوں کے مقابل آپ کو خدائی تائید اور اس کے وعدوں پر بھروسہ تھا تمام روکاوٹوں اور مشکلات کے باوجود آپ اپنے فرض کو ادا کرتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہو گئے تو آپ کے خلفاء نے اس کام کو جاری رکھا۔ وقت گزرتا گیا لوگ دور و نزدیک سے آتے گئے۔ اور اسلام کے اس کارواں کے ساتھ شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے اور آج جبکہ آپ کے دعوے پر ابھی پوری صدی نہیں گزری وہ آواز جو ایک کوردہ بستی سے اٹھی تھی۔ اقصائے عالم میں گونج رہی ہے اور وہ جو خدا کے حکم پر اکیلا کھڑا ہوا تھا۔ آج اس کے جلو میں ایک کروڑ آدمی اسلام کو غالب کرنے کے لئے کمربستہ ہیں۔

اب جماعت احمدیہ اپنی زندگی کی دوسری صدی میں داخل ہونے والی ہے اور پہلی صدی کے دس سال باقی ہیں۔ ہمارے پیارے امام قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نے فرمایا کہ اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اس کے لئے ہمیں ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے۔ جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد غلبۂ اسلام بر ادیان باطلہ ہے۔ اس کے لئے حضور نے فرمایا دنیا کی سو زبانوں میں ہم نے قرآن مجید کا ترجمہ کر کے اسے دنیا میں پھیلانا ہے۔ ہر ملک میں مساجد اور مشن ہاؤس قائم کرنے ہیں۔ اس بارے میں پہلی ضرب کلیمی جو "نافلۃ" لک کے مصداق بن گئی۔ وہ عالمی کسر صلیب کانفرنس کے موقعہ پر چیلنج ہے جو عیسائی دنیا کو دیا گیا۔ اور ہوا یہ کہ ؎

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اور تقدیر خداوندی اب انہیں کے ہاتھوں ان سائنسی امور کا انکشاف کر رہی ہے۔ کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ اور جس دن عیسائی دنیا پر یہ بات ثابت ہو گئی۔ کفارہ۔ الوہیت مسیح۔ اور عیسائیت کے پیش کردہ مسئلہ نجات کی مزعومہ عمارت دھڑام سے زمین پر آ رہے گی۔

اسلام کا غلبہ مادی ہتھیاروں سے نہیں بلکہ وسائل سے ہوگا۔ خدا سے تعلق پیدا کرنے سے ہوگا۔ مسلمان کو پھر سے حقیقی مسلمان بنانے سے ہوگا۔ اور اس غرض کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے سامنے جو روحانی پروگرام رکھا وہ یہ ہے:۔

۱۔ پہلی صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ میں ایک نفلی روزہ کہ روزہ کی عبادت کی جزا احادیث میں یہ بیان کی گئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں بندے کو خدا کا وصال نصیب ہوتا ہے فرمایا۔

الصوم لی وانا اجزی بہ

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں۔ جن میں غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کی جائیں۔ کہ صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ نوافل کی ادائیگی کے ذریعہ بندہ خدا کے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ وہ خدا کے ہاتھ بن جاتا ہے جن سے وہ پکڑتا ہے۔ گویا بندہ خدا کا مظہر ہو جاتا ہے اور جب یہ کیفیت حاصل ہو جاتی ہے کہ خلاق عالم خود اس کا محافظ اور مددگار ہو جاتا ہے۔

۳۔ سورۂ فاتحہ کم از کم سات بار غور اور تدبر سے پڑھی جائے کہ اس میں خدا کی ام الصفات کا ذکر ہے۔ اس کے ذریعہ بندہ کو خدا کے حسن و احسان پر اطلاع ہوتی ہے اور وہ اس سے اعانت طلب کرتا ہے۔ اور ہر افراط و تفریط سے بچ کر اعتدال کی راہ کی حصول کی دعا کرتا ہے۔ وہ مورد غضب الٰہی نہ بننے کی دعا کرتا ہے۔

۴۔ درود شریف اور تسبیح و تحمید کا ورد دن میں ۳۳-۳۳ بار کرے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً بتایا گیا کہ ہر مصیبت سے یہ نجات دلانے والا ورد ہے۔ اور اس زمانہ میں خدا کے فضلوں کو جذب کرنے کا ذریعہ بھی دعائے درود ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجتا ہے۔ اللہ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے۔

۵۔ دو دعائیں دن میں کم از کم گیارہ دفعہ پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ ایک یہ قرآنی دعا

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا
صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ
الْکٰفِرِیْنَ

کہ اس کے ذریعہ ہم خدا تعالیٰ سے اپنے قدموں میں ثبات اور استقامت اور صبر طلب کرتے ہیں اور دوسری دعا میں دشمن کی تعدی اور زیادتی کے مقابلہ میں اس کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اور وہ یہ دعا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ
فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ
مِنْ شُرُوْرِھِمْ

۶۔ اور اس ضمن میں آخری ارشاد آپ کا یہ ہے کہ اپنی زبان میں بھی ان دنوں بکثرت دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور ہم غلبۂ شاہراہ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے کہ اس امت کے آخری حصہ کی فلاح اسی طریق سے ہوگی۔ جس سے پہلوں کی ہوئی تھی۔ اور وہ تھی اس فانی فی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اندھیری راتوں کی دعائیں جس سے عرب کے بیابان میں ایک عظیم انقلاب آیا۔ اور دنیا خدا کے نور سے جگمگا اٹھی۔

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

پہلے بھی جو کچھ ہوا دعاؤں سے ہوا اور
آئندہ بھی جو کچھ ہوگا دعاؤں سے ہوگا

پس دوسری صدی کے مبارک دنوں کی انتظار کرنے والو! اسلام اپنے غلبہ کی شاہراہ پر پوری سج دھج اور شان سے رواں ہوگا۔ اسی طرح جس طرح مکہ میں دس ہزار قدوسیوں سمیت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے تھے۔ ان ایام کو قریب لانے کے لئے، اسلام کو زندہ کرنے کے لئے ہمیں اپنے نفسوں پر موت وارد کرنا ہوگی۔ ہر قربانی کے لئے اپنے امام ایدہ اللہ کے پیچھے کھڑا ہونا ہوگا کہ حدیث رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے

اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ
مِنْ وَّرَائِہٖ

کہ امام ڈھال ہے جس کے پیچھے رہ کر تم لڑ سکتے ہو۔ اور شیطان کے حملوں سے محفوظ رہ سکتے ہو۔

(مرسلہ سیکرٹری صاحب صد سالہ جوبلی فنڈ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

"اخبار الفضل"

خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

جو صاحب استطاعت احمدی خود خرید کر نہیں پڑھتا وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب سیکھوانی رضؓ

(مکرم چوہدری طاہر عارف صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سرگودھا)

میرے خالو حضرت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب سیکھوانی رضؓ نے مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۷۳ء کو بعمر ۸۰ سال سرگودھا میں وفات پائی۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں مدفون ہوئے۔

مرحوم خالو جان نہ صرف خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب میں شامل تھے بلکہ آپ کے والد حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی رضؓ اور آپ کے دادا حضرت میاں صدیق صاحب رضؓ بھی حضرت اقدسؑ کے اصحابِ خاص میں سے تھے اور ان کا نام حضورؑ نے ۳۱۳ صحابہ میں درج فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیحِ ناصریؑ کے سفرِ کشمیر کی تحقیق کے لئے جو وفد نصیبین بھیجنے کا فیصلہ کیا حضرت میاں جمال الدین صاحب رضؓ کو بھی اس میں شامل فرمایا (یہ وفد اس وقت روانہ نہ کیا جا سکا)۔ علاوہ ازیں آپ کے ہر دو چچا بھی ۳۱۳ صحابہ میں شامل تھے۔ وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ۔

ایک پاک ماحول میں آپ کی تربیت ہوئی اور بہت سے پاک لوگوں کا نمونہ آپ نے قریب سے دیکھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کی اپنی زندگی بھی ایک ایسے انسان کی زندگی تھی جو ہر دم خدا کے حضور جھکا رہے اور پھر بھی اس کی عظمت اور کبریائی سے کانپتا رہے۔ کبھی دُنیا کمانے کی ہوس آپ کو نہ ہوئی اور کبھی دُنیا میں اس سے زیادہ دلچسپی نہ لی کہ اپنی اور اہلِ خانہ کی جائز ضروریات سادہ رنگ میں پوری ہوتی رہیں۔ ہر سانس کے ساتھ خدا کا ذکر، ہر کام کے وقت خشیتِ الٰہی نگران۔ ہر موقع پر نیکی کی تلقین۔ ہر محفل میں قرآن اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا بیان اور ہر بات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے استفادہ آپ کا وصف تھا۔ جب تک صحت نے اجازت دی آپ نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتے رہے اور نماز نہایت خشوع سے ادا کرتے۔ سرگودھا کے بہت سے بزرگ احباب نے مجھ سے ذکر کیا کہ ہم بہت کوشش کرتے کہ حکیم صاحب سے پہلے مسجد میں پہنچ جائیں لیکن آپ ہمیشہ ہم سے پہلے پہنچ جاتے اور یہ معمول آپ کا صرف بڑھاپے میں ہی نہیں تھا کہ آپ فارغ تھے بلکہ کاروبار کے عین دوران اپنے ربّ کے ساتھ تعلق کو فائق سمجھتے ہوئے اسی کے حضور حاضر رہنے کو سعادت سمجھتے۔ نماز جمعہ کو نہایت التزام سے ادا کرتے اور بڑھاپے میں بھی سخت سردی اور سخت گرمی کی پرواہ کئے بغیر گھر سے کافی فاصلہ پر واقع مسجد تک ثواب کے حصول کے لئے پیدل ہی آنے جانے کو ترجیح دیتے۔ چھوٹے سے چھوٹا ثواب حاصل کرنے کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دینے کی تلقین کرنے کے لئے اور چھوٹی سے چھوٹی کمزوری سے بچنے کی ہدایت کرنے کے لئے بہت ہی دفعہ مَیں نے آپ سے قرآن مجید کی یہ آیت سُنی کہ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ۔ بلکہ اگر مَیں یہ کہوں کہ تقریباً ہمیشہ ہی جب ہم بہن بھائی آپ کے اِردگرد بیٹھ کر آپ سے قادیان کی باتیں سُن رہے ہوتے تو اس قرآنی آیت کو پڑھ کر آپ ہمیں اِس پر عمل کرنے کی تلقین ضرور کرتے تو یہ درست ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک مجالس کا ذکر بڑے ہی پیار سے کرتے حضورؑ کے بہت سے ملفوظات ہم نے آپ کی زبانی سُنے۔ بہت سی مجالسِ عرفان کا احوال آپ یوں بیان فرماتے کہ ہم خود کو بھی ان مجالس میں پاتے اور دل پر ایک خاص اثر ہوتا۔ آپ کے والد محترم اور چچا سیکھواں سے اکثر قادیان تشریف لاتے رہتے بلکہ آپ بیان کرتے تھے کہ کچھ وقت جبکہ پہرہ کے لئے ہر رات کو اپنا کام ختم کر کے سیکھواں سے پیدل قادیان آتے اور رات پہرہ دینے کے بعد صبح سیکھواں جا کر اپنا کام کرتے حضرت خالو جان کو بھی اپنے والد محترم کے ہمراہ بہت دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس میں شرکت کا موقع ملا۔ چنانچہ ایک دفعہ کا واقعہ آپ بیان کرتے کہ "حضورؑ کسی مقدمہ کے سلسلہ میں کچہری میں تشریف فرما تھے اور صحابہ بھی موجود تھے ایسے میں مجھے یہ موقع مل گیا کہ حضورؑ کو پنکھے سے ہوا دوں تو حضورؑ مسکرائے اور فرمایا کہ دیکھو اس نے بھی ثواب میں سے حصّہ لے لیا۔ اِس واقعہ کو بار بار بیان فرماتے اور یوں خوش ہوتے کہ ہم احساسِ محرومی میں مبتلا ہو جاتے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ نہیں ملا۔ اور ہمیں یہ اعزاز نہ مل سکا کہ حضورؑ کی کوئی ادنیٰ ترین خدمت ہی کر سکتے۔

حضرت خالو جان کی طبیعت انتہائی سادہ تھی۔ کبھی کسی بھی صورت میں اپنی ذات کو اجاگر کرنے سے گریز کرتے، لیکن جہاں کہیں بھی چند احباب اکٹھے میسّر آ جاتے اُن سے اپنا تعارف کرواتے کہ مَیں قادیان کا رہنے والا ہوں۔ اگر تو ان میں کوئی احمدی دوست مل جاتا تو فرماتے الحمد للہ اور پھر تبلیغ میں مشغول ہو جاتے۔ حضورؑ کی مجالس سے فیضیاب ہونے کی وجہ سے دنیاوی طور پر بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگ آپ کے دلائل کے سامنے عاجز آ جاتے۔ کبھی کوئی تلخ بات اِس دوران منہ پر نہ لاتے الزامی جواب کبھی نہ دیتے بلکہ قرآن و حدیث کا بیان ہی آپ کی زبان پر رہتا اگر کوئی شاملِ محفل حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ السلام یا کسی اَور بزرگ کی شان میں گستاخی بھی کرتا تو چُپ کر کے اس محفل سے اُٹھ جاتے۔

اِسی طرح آپ کی طبیعت میں قناعت کا عنصر بہت نمایاں تھا کبھی بھی زیادہ کا لالچ نہ کیا۔ آپ کے والد بھی حکمت کرتے تھے اور اِس ناطے سے آپ کے پاس بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ کے بعض نادر اور کامیاب نسخے تھے لیکن نہ تو آپ نے کبھی ان نسخوں کو چُھپانے کی کوشش کی اور نہ ہی ان کے ذریعہ دولت مند بننے کی خواہش آپ کے دل میں پیدا ہوئی۔ ہر چند کہ حکمت ہی آپ کا بنیادی ذریعہ معاش تھا لیکن آپ نے اس کو بھی کبھی دکانداری نہیں بنایا اور نفع کو مطمحِ نظر نہیں بنایا بلکہ خدمتِ خلق ہی آپ کے سامنے رہی۔ دور دور مریضوں کو دیکھنے جاتے۔ قادیان کے زمانہ میں اکثر پیدل یا گھوڑے پر آپ مریض دیکھنے جاتے اور مریض بفضل اللہ تعالیٰ آپ کی دوا سے شفایاب ہوتے۔ لیکن جب وہ اپنی خوشی سے بھی آپ کی فیس وغیرہ پیش کرتے تو جائز خرچ دوا کا اور اس کی تیاری کی محنت کا رکھ کر باقی رقم بصد اصرار واپس کر دیتے۔ آپ اکثر فرماتے کہ دوا تو ایک وسیلہ ہے اصل شفا تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اِس سلسلہ میں آپ نے ایک دلچسپ روایت بھی کی ہے کہ ایک دفعہ ٹی بی کی ایک مریضہ کو آپ کے والد حضرت میاں جمال الدین صاحب رضؓ کے پاس لایا گیا وہ کافی سخت بیمار تھی۔ آپ کے والد اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں لے گئے اور نسخہ تجویز کرنے کی درخواست کی۔ حضور اقدسؑ نے نسخہ بھی تجویز فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا ؎

آنکہ خواندی حکمتِ یونانیاں
حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

خلافتِ احمدیہ اور نظامِ جماعت کی اطاعت آپ کی ایک بنیادی صفت تھی۔ جماعتی چندہ جات بہت باقاعدگی سے ادا کرتے۔ نظامِ وصیّت میں ابتداء میں ہی شامل ہو گئے۔ وصیت کو صرف ایک رواج کے طور پر نہیں بلکہ صحیح معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے مطابق ایک مشکل امر جانتے۔ اپنی آمد کے دسویں حصّہ تک ہی چندہ وصیت ادا نہ کرتے بلکہ جتنا زیادہ ممکن ہوتا ادا کرتے رہے۔ چنانچہ آپ کی وفات سے پہلے آپ کا حساب کیا گیا تو آپ نے کچھ زائد ہی چندہ وصیّت ادا کیا ہوا تھا۔ اِسی طرح دوسرے جماعتی چندوں میں بھی اسی طرح حصہ لیتے کہ وہ صحیح معنوں میں مالی قربانی کا رنگ لئے ہوئے ہوں۔

آپ حد درجہ صابر اور بُردبار تھے۔ زندگی میں آپ کو کئی صدمات دیکھنا پڑے جن میں نوجوان اور اس کے علاوہ صاحب اہل و عیال اولاد کی وفات بھی شامل ہے لیکن آپ نے ہمیشہ ہی نہایت حوصلہ مندی کا ثبوت دیا۔ کبھی کسی پر طعن و تشنیع کرتے ہوئے مَیں نے آپ کو نہیں دیکھا۔ اور گو طبعاً زیادہ شہرت پسند نہ تھے لیکن ہم عزیز و اقارب پر بھی اور دوسروں پر بھی گہرا اثر اپنے نمونہ کا چھوڑا ہے۔ آپ کی آخری بیماری کافی لمبی ہو گئی لیکن آخر دم تک کوئی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے بلکہ جب تک آخر وقت تک ہوش رہی یہی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

آپ کی چھوٹی بیٹی سعیدہ مسعود صاحبہ جو ان دنوں برمنگھم میں مقیم ہیں آپ کی لمبی بیماری میں انہوں نے جو خدمت آپ کی کی وہ نوجوان اولاد کے لئے نمونہ ہے۔ آپ کے اکلوتے بیٹے بشیر احمد صاحب آف وائین الیکٹرک کنسرن ملتان میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ (باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گندم کی مختلف اقسام کی کاشت کے موزوں حلقے

(مکرم غلام احمد صاحب عطاء وکیل الزراعت تحریک جدید)

(۳)

آب پاشی

گندم کے پودے کو دو موقعوں پر پانی کی سخت ضرورت ہوتی ہے ایک اُس وقت جب جھاڑ بننا شروع ہو یعنی پودے کے زمین سے نکلنے کے ایک ہفتہ بعد، چنانچہ پہلا پانی ۱۵-۲۰ دن کے اندر اندر دینا چاہیئے البتہ چاول کے علاقوں میں زمین کے نیچے کافی نمی موجود ہوتی ہے یہاں پہلا پانی بے شک دیر سے دیا جائے یعنی پودے نکلنے کے ایک ماہ بعد بھی یہ دیا جاسکتا ہے۔

دوسرا موقعہ جب پانی بہت ضروری ہوتا ہے بُور آنے اور دانہ بننے کے درمیان ہے تاکہ نر مادہ کے ملاپ کا وقت لمبا ہوجائے۔ باقی پانی بارش کا خیال رکھ کر اِس طرح دینے چاہئیں :-

پنجاب میں اگر موسم جلد گرم اور زیادہ خشک ہو جائے تو ایک پانی مارچ کے آخر میں دے دیا جائے۔ سندھ میں یہ پانی مارچ کے شروع میں دیا جائے۔ کُل پانی چار یا پانچ سے زیادہ نہ ہوں۔

پستہ قد اقسام کے لئے پانی کی ضروریات حسبِ ذیل ہیں :-

پہلا پانی دینے کا فوری وقت وہ ہے جب پودے جڑیں نکالیں۔ اور وقت پر کاشت کی گئی فصل میں یہ وقت عموماً کاشت سے تین ہفتے بعد آتا ہے اس وقت اگر پانی نہ دیا جائے گا تو جتنی دیر کی جائے گی اتنی پیداوار کم ہو گی۔ تین ہفتہ کے بعد ہر ہفتہ کی دیر سے پیداوار فی ایکڑ پانچ سے دس من کم ہوجاتی ہے۔ اُوپر کی جڑیں سطح زمین سے صرف دو سنٹی میٹر گہرائی پر پھیلتی ہیں اگر اس موقع پر کافی نمی موجود ہو تو یہ جڑیں ٹھیک نشوونما پائیں گی اور پانی کی ضرورت نہیں ہو گی لیکن عموماً ایسا نہیں ہوتا۔ اوپر کی سطح زمین یعنی ۵-۱۰ سنٹی میٹر گہری زمین جڑیں نکلتے وقت خشک ہو چکی ہوتی ہے اِس طرح جڑوں کو بروقت نمی نہیں ملتی اور وہ بعد میں ملنے والی نمی سے دیر سے پھیلتی ہیں اور اس طرح دیر سے جھاڑ بنتا ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پیداوار کم نکلتی ہے۔

ب۔ پست اقسام کو پانی کی ضرورت خاص کر چھ مواقع پر ہوتی ہے یعنی اُوپر کی جڑیں نکلتے وقت (۲) جھاڑ بناتے وقت (۳) سِٹہ نکلتے وقت (۴) بُور آنے پر (۵) دانہ بننے پر (دودھ) اور (۶) دانہ مکمل ہونے پر (پلپلا)۔ ان میں سے تین مواقع تو پانی کے لئے بے حد اہم ہیں مثلاً اوپر کی جڑیں نکلتے وقت دوسرا بُور آنے پر اور تیسرا دانہ بنتے وقت (دودھ)۔

ج۔ آب پاشی کے بہترین اوقات اور پانی کتنی بار دیا جائے؟ اس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے :-

(۱) کافی پانی موجود ہونے پر :-

اگر زیرِ زمین پانی کی گہرائی کافی زیادہ ہو اور بڑھوتری کے وقت بارشیں نہ ہوں تو زمین اور پست قد گندم کی قسم کے لحاظ سے چار سے چھ پانی مندرجہ ذیل مواقع پر دیں :-

چار پانی :- (۱) اوپر کی جڑیں نکالتے وقت (۲) جھاڑ بننے پر (۳) اور (۴) دودھ دانے پر۔

پانچ پانی :- (۱) اوپر کی جڑیں نکالتے وقت (۲) جھاڑ بننے پر (۳) سِٹہ باہر نکلنے پر (۴) بُور آنے پر۔ اور (۵) دودھ دانے پر۔

چھ پانی :- (۱) اوپر کی جڑیں نکالتے وقت (۲) جھاڑ بننے پر (۳) سِٹہ باہر نکلنے پر (۴) بُور آنے پر (۵) دودھ دانے پر۔ اور (۶) دانہ مکمل (پلپلا) ہونے پر۔

(۲) تھوڑے پانی کی صورت میں :-

اگر صرف ایک بار دیا جاسکے — اُوپر کی جڑیں نکلتے وقت۔

دو پانی :- (۱) اُوپر کی جڑیں نکلتے وقت اور (۲) گوبھ میں۔

تین پانی :- (۱) اُوپر کی جڑیں نکلتے وقت (۲) گوبھ میں اور (۳) دودھ دانے پر۔

نوٹ :- تھوڑے پانی کی صورت میں تحقیقات پر ثابت ہوا ہے کہ ایک سے تین پانی میسر ہونے پر ۲۴ سے ۳۲ کلوگرام نائٹروجنی اور ۱۲-۱۴ کلوگرام فاسفورس کی کھاد دینی مفید رہتی ہے۔

اِسی طرح تجربات سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ کاشت سے پہلے بہت زیادہ پانی دینے سے گندم کی پیداوار میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوتا۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

جڑی بوٹیوں سے گندم کی فصل کو بہت نقصان ہوتا ہے اور بعض جگہ ایک تہائی پیداوار کم ہو جاتی ہے اِس لئے ان کو تلف کرنا از حد ضروری ہے۔ جہاں ممکن ہو ہاتھ سے گوڈی کی جائے یا بار ہیرو چلا کر انہیں ختم کیا جائے۔

زرعی ماہرین نے کیمیائی طریق پر دُنبی گھاس اور جنگلی جئی کو تلف کرنے کے لئے ڈائیکوران ایم۔اے (DICURAN M.A) کو بہت مفید پایا ہے۔ اِس دوائی کو بحساب ۷۰۰ گرام فی ایکڑ اُگائی سے ۲۱-۲۸ دن کے درمیان پہلا پانی لگانے کے بعد تروتر آنے پر استعمال کریں۔

کٹائی۔ گہائی اور ذخیرہ کرنا

کٹائی سے پہلے کھیت کے ایسے حصّے جہاں فصل گری نہ ہو اور ہر لحاظ سے اچھی ہو بیج کے لئے منتخب کریں۔ اِس کی کٹائی۔ گہائی اور صفائی علیحدہ کی جائے تاکہ عمدہ بیج محفوظ ہو جائے۔

زیادہ پیداوار دینے والی نئی اقسام کی کٹائی پُرانی لمبی اقسام سے دو تین دِن پہلے ہونی چاہیئے ورنہ دانے جھڑنے سے نقصان ہوتا ہے۔

گہائی کے بعد گندم کی بھرائی صاف ستھری بوریوں میں ہونی چاہیئے۔ بوریوں اور گوداموں کو اچھی طرح خشک کر کے دھونی کے ذریعہ کیڑوں مکوڑوں سے پاک کر دینا چاہیئے۔

یہ اقسام کاشت نہ کریں

پچھلے سال زرعی ماہرین نے تفصیلی جائزہ لینے کے بعد کچھ اقسام ناموزوں قرار دی تھیں۔ اِس سال چند مزید اقسام بھی کاشت نہ کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ ان اقسام کے نام حسبِ ذیل ہیں :-

(۱) پنجاب ۷۶ (۲) میکسی پاک (۳) ایس۔اے ۴۲ (۴) پوٹھوار (۵) ترناب ۷۳، (۶) خوشحال ۶۹ (۷) بارانی ۷۰ (۸) چناب ۷۰ (۹) ایچ۔ڈی ۲۰۰۱ (۱۰) ایس۔اے ۷۵ (۱۱) پاک ۷۰۔

لاہور کے احمدی طلباء کے لئے اِعلان

وہ تمام احمدی طلباء جو لاہور کے کسی تعلیمی ادارہ (یونیورسٹی اکالج وغیرہ) میں زیرِ تعلیم ہوں صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور سے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں :-

منور احمد نعیم
کمرہ نمبر ۳۵۳ ہوسٹل نمبر ۲
نیو کیمپس۔ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور
فون :- ۸۵۰۳۱۶/۳۵۳

بقیہ صـ۵

حضرت حکیم محمد اسمٰعیل صاحب رضؓ کو اپنے قرب سے نوازے اور ہم سب کو اسی طرح اسلام اور احمدیت پر قائم ہونے کی توفیق دے جس طرح آپ اور دیگر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۲۹۷ :-
میں قاضی افتخار احمد ولد قاضی میاں محمد لطیف صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ممتاز آباد ضلع ملتان - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷۸-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
ایک عدد مکان ۱۱۳۴/ج ممتاز آباد مالیتی ۶۰۰۰۰/- روپے۔
کچھ زرعی زمین جو ابھی والد صاحب کے نام ہے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت کاروبار مبلغ ۲۰۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زمین ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
العبد - قاضی افتخار احمد ۱۱۳۴/ج ممتاز آباد کالونی - ملتان۔
گواہ شد - برکت اللہ محمود وصیت ۱۲۰۲۰
گواہ شد - محمد اکرام اللہ وصیت ۹۰۲۱

مسل نمبر ۲۴۲۹۸ :-
میں انور حسین ولد شیخ خادم حسین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۸/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
العبد - انور حسین C/O چوہدری اعجاز احمد کیشیئر ڈشا سلوانز لمیٹڈ اورنگی ٹاؤن ویسٹ وہارف کراچی ۲
گواہ شد - مظفر احمد منصور وصیت ۱۸۲۸۲
گواہ شد - اعجاز احمد وصیت ۱۵۲۹۳

مسل نمبر ۲۴۲۹۹ :-
میں جمال دین ولد شرف دین صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال پیدائشی احمدی ساکن اورنگی ٹاؤن ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰۰/- روپیہ ہے۔
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
العبد - جمال دین ۱۴۵ - B سیکٹر ۴/F اگرور کالونی اورنگی ٹاؤن - کراچی۔
گواہ شد - چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری محمد شفیع صاحب سیکرٹری وصایا حلقہ اورنگی ٹاؤن - کراچی۔
گواہ شد - کرامت حسین مختار ۱۴۶/۱۴۵ - B سیکٹر F - ۴ اگرور کالونی - کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۳۰۰ :-
میں کلثوم مصطفٰے زوجہ غلام مصطفٰے جنجوعہ قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن اورنگی ٹاؤن ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-
حق مہر ذمہ خاوند مبلغ ۲۵۰۰/- روپے صرف۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ - کلثوم مصطفٰے B/۷۵ سیکٹر ۴/F اگرور کالونی اورنگی ٹاؤن کراچی ۲۸
گواہ شد - چوہدری ناصر احمد ولد چوہدری محمد شفیع صاحب سیکرٹری وصایا حلقہ اورنگی ٹاؤن - کراچی
گواہ شد - کرامت حسین مختار ۱۴۶/۱۴۵ - B سیکٹر F - ۴ اگرور کالونی - کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۳۰۱ :-
میں آمنہ طیبہ زوجہ راجہ عبد الواسع صاحب قوم راجہ گکھڑ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دار العلوم ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۷/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
سلائی مشین جاپانی مالیتی ۲۵۰/- روپے زیور طلائی چالیس تولے - حق مہر مبلغ ۳۶۰۰/- روپے ریسٹ واچ مبلغ ۳۰۰/- روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ - آمنہ طیبہ زوجہ راجہ عبد الواسع صاحب ۶۱/A.B.C دار العلوم شرقی ربوہ۔
گواہ شد - راجہ عبد الواسع (خاوند موصیہ)
گواہ شد - عبد اللطیف خان صدر محلہ دار العلوم شرقی ربوہ۔

تصحیح

۱- الفضل مجریہ ۱۱ر نومبر ۱۹۷۹ء کے صفحہ ۴ پر کالم نمبر ا سطر نمبر ۱۹ میں سہو کتابت کی وجہ سے ایک نام غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل نام مولوی محمد حسین صاحب ٹھالوی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

۲- روزنامہ الفضل کی اشاعت مورخہ ۱۱/۹/۷۹ء میں وقف عارضی کے بارے میں شائع ہونے والی خبر میں وفد نمبر ۲۵۴ کے رکن ۸۴ سالہ بزرگ منشی فضل الدین صاحب کا نام غلطی سے منشی محمد اسمٰعیل صاحب شائع ہو گیا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ اصل نام منشی فضل الدین صاحب ہے۔ (ادارہ)

درخواست دعا

پسرم سردار محمود احمد فرید کے بائیں بازو کی ہڈی تیسری دفعہ ٹوٹ گئی ہے۔
احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم عزیز کو صالح اور نیک اور خدمت دین والی عمر عطا کرے۔ آمین
(نور احمد مرتضٰے سردار ۲۴ دار الرحمت وسطی ربوہ)

پروگرام "وائس آف اسلام" ایک اور ریڈیو سٹیشن سے بھی نشر ہونا شروع ہو گیا

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے زیر اہتمام جاری شدہ پروگرام کی زبردست مقبولیت

"وائس آف اسلام" کا ریڈیو پروگرام جو کہ اس سال کے اوائل میں اوگن سٹیٹ ریڈیو ابیوکوٹا سے شروع ہوا تھا اسقدر مقبولیت حاصل کر گیا ہے کہ اب یہ پروگرام اس ریڈیو سٹیشن کے علاوہ اکتوبر ۱۹۷۹ء سے اویو سٹیٹ ریڈیو ابادان سے بھی نشر ہونا شروع ہو گیا ہے۔ نائیجیریا سے شائع ہونے والے احمدیہ مسلم مشن کے ترجمان انگریزی ہفت روزہ "ٹروتھ" نے اپنی ۱۹ر اکتوبر ۱۹۷۹ء کی اشاعت میں یہ خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ پروگرام جمعرات کے روز رات ۹ بجکر ۳۰ منٹ سے دس بجے تک ریلے ہوا کرے گا۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے یہی پروگرام اوگن سٹیٹ ریڈیو سے ہر جمعہ کو رات ساڑھے آٹھ بجے سے ۹ بجے تک نشر کیا جاتا ہے اور محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ پروگرام جو کہ جماعت احمدیہ کے مشنری پیش کرتے ہیں نہایت ہی کامیاب رہا ہے اور اس کی مقبولیت میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس پروگرام کو بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مئی/ہجرت ۱۳۵۹ہش ۱۹۸۰ء تا ۳۰ر اپریل/شہادت ۱۳۶۲ہش ۱۹۸۳ء

جملہ جماعتہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۸۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۱/۵/۸۰ تا ۳۰/۴/۸۳) کے لئے عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۱۰/۳/۸۰ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جاسکے۔

جملہ انتخابات عہدیداران حسب قواعد ہونے چاہئیں تا کہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت خرچ نہ کرنا پڑے اور جلد منظوری بھجوائی جاسکے۔

ضروری ہدایات:۔

۱۔ انتخاب کرواتے وقت یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ہش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست دوبارہ صدر منتخب نہیں ہو سکے گا جس نے گزشتہ سہ سالہ میعاد میں اپنی صدارت کے دوران اپنی جماعت کے کم از کم ۳۲ فیصد افراد کو قرآن کریم نہ پڑھوا دیا ہو اور دیگر جملہ عہدیداران صرف اسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے کہ وہ کم از کم ناظرہ قرآن کریم جانتے ہوں۔

۲۔ جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہو گا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان و معلمین سلسلہ وانسپکٹران بیت المال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

فضل عمر فاؤنڈیشن سے تعاون کریں

ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن کی اشاعت کے سلسلہ میں بڑی بڑی جماعتوں کے امراء کرام کے تعاون کی ضرورت ہے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ فاؤنڈیشن کی کتب اپنے ہاں منگوا کر رکھیں اور ان کی اشاعت کے لئے مناسب انتظام فرما دیں۔ ان کتب کی فروخت پر

دس فیصدی کمیشن بھی دیا جائے گا۔ اس بارہ میں اولین فرصت میں فضل عمر فاؤنڈیشن سے رابطہ قائم فرمادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

زرعی یونیورسٹی میں داخلہ

زرعی یونیورسٹی کے مندرجہ ذیل ڈیپارٹمنٹ میں ایم۔ ایس سی و پی ایچ ڈی کورسز میں داخلے شروع ہیں۔

۱۔ باٹنی، ۲۔ زوالوجی، ۳۔ کیمسٹری، ۴۔ بایوکیمسٹری، ۵۔ سٹیٹکس (بی۔ اے، ۶۔ رورل سوشیالوجی (بی اے و ایم اے طلباء و طالبات کیلئے)، ۷۔ فائبر ٹیکنالوجی، ۸۔ فوڈ ٹیکنالوجی، ۹۔ نیوٹریشن، ۱۰۔ مائیکرو بیالوجی۔

بی ایس سی، ایم ایس سی طلباء و طالبات کم از کم سیکنڈ ڈویژن داخلہ کیلئے درخواست دے سکتے ہیں۔ ڈگریوں کے علاوہ کیریکٹر سرٹیفکیٹ اور دو عدد فوٹو بھی ہمراہ لائیں۔

داخلہ کے لئے درخواست دینے کی آخری تاریخ ۲۰ر نومبر ہے۔ انٹرویو ۲۵ر نومبر کو شروع ہوں گے۔

رابطہ کے لئے:۔

حافظ محمد انور جاوید ایم ایس سی سٹوڈنٹ
C-۱ طارق ہال زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

گمشدہ

۱ عدد فاؤنٹین پن ملا ہے۔ جس دوست کا ہو وہ نشانی بتا کر دفتر الفضل سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(مینجر الفضل)

سٹیج و حلقہ خاص زنانہ جلسہ گاہ کے ٹکٹوں کے متعلق ہدایات

گزشتہ سال سے یہ طریق جاری کیا گیا ہے کہ جلسہ شروع ہونے کے بعد حلقہ خاص کا ٹکٹ دیا جائے گا اور نہ سٹیج کا۔ جلسہ کے ایام سے قبل ٹکٹ حاصل کر لیں۔ جلسہ کے دوران صرف وقفوں میں ٹکٹ دیا جائے گا۔ نیز سٹیج کا ٹکٹ ہو یا حلقہ خاص کا اس کی تصدیق صدر لجنہ مقامی سے کروا کے بھجوانی ہوگی جس میں وجہ استحقاق درج ہو۔ سٹیج کے ٹکٹ کیلئے شرائط شائع کی جا چکی ہیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

خاکسار کے بیٹے عزیزم لیفٹیننٹ عبداللطیف خان پاکستان نیوی کا نکاح ہمراہ عزیزہ شکیلہ ناہید بنت مکرم ملک ظہیر محمد خان صاحب D-171 ماڈل ٹاؤن لاہور کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپیہ (-/20,000) حق مہر پر محترم مولانا چراغ الدین صاحب فاضل مربی سلسلہ پشاور نے مورخہ ۲/۱۱/۷۹ کو مسجد احمدیہ راولپنڈی میں پڑھا۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

عزیزم عبداللطیف خان حضرت شیخ خدا بخش صاحب مرحوم ساکن فیصل آباد صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا ہے۔

ملک محمد شریف زعیم اعلیٰ
مجلس انصار اللہ راولپنڈی (صدر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴